Title – TURKEY ZUBAN ; TURKEY ZUBAN BAZREEY TARAJUM.

Creator – Ghoshadl B.

Publisher – Nazir Press (Lucknow).

Date – 1916.

Pages – 47.

Subjects – Urdu Zuban – Tarajum ; Tarajum.

URDU TEXT BOOK

"وہ قوم نہایت بدنصیب ہے جو اپنے بزرگوں کے اُن کاموں کو
یاد رکھنے کے قابل ہیں بھلا دے یا اُن کو نہ جانے"

(سر سید احمد مرحوم)

جناب صدر و خواتین و حاضرین جلسہ ـ

آج جس موضوع پر مجھے تقریر کرنے کی اجازت ملی ہے
اور جس کا میں تہِ دل سے ممنون ہوں وہ مضمون ترقی زبان بذریعہ تراجم ہے
حضرات! موجودہ اقوام کے طرز معاشرت پر غور کرنے
سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اگر پانچ ہزار برس کی تاریخ عالم پر
مسلسل نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات ثابت ہوگی کہ ایک قوم کی تاریخ
دوسری قوم سے وابستہ ہے اور تاریخ تماشا گاہ عالم پر گذشتہ
واقعات کو بار بار مشاہدہ کے لیے پیش کرتی ہے ـ
اگر تاریخ اسلام میں اُن وجوہ پر غور کیا جائے جن کی بنا پر
عرب کی شب تاریک روز روشن میں تبدیل ہوگئی اور آفتاب علم

نصف النہار پر پہونچ گیا تو تاریخ بتلائے گی کہ اُس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ خلفاء اسلام نے کتب خانون کی بنیاد ڈالی۔ فنون کے ہر شعبے کی سرپرستی کی۔ یونانی۔ عبرانی۔ سنسکرت۔ کے تصانیف کے ذخیرے جمع کیے اور اُن تصانیف کا عربی و فارسی زبان مین ترجمہ کیا

ابتدا ہی مین مسلمانون کو وسعت فتوحات کی وجہ سے مختلف اقوام سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا۔ اور جس قدر یہ تعلقات بڑھتے گئے اُسی قدر اُن کو دوسری قومون کے علوم فنون اور خیالات سے زیادہ واقفیت ہوتی گئی۔ اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ قرون وسطیٰ مین مسلمانون نے دنیا کی تمام قومون کا علمی سرمایہ اپنی زبان مین منتقل کر لیا تھا انھین وجوہ سے مسلمانون نے جس سرعت سے رومۃ الکبریٰ کے صوبون کو تھوڑی سی مدت مین زیر نگین کیا اُسی سُرعت کے ساتھ فلسفہ اور سائنس کی مملکتون کو بھی مسخر کر لیا۔

"بنی اُمیّہ"

خلفائے بنی اُمیّہ کے عہد سے تراجم علوم	آغاز تراجم کتب یونانی

یونانی کی بنیاد پڑی - اول جو ترجمے ہوئے اُن کا تعلق صرف علم طب
سے تھا - پھر فلسفہ اور حکمت وغیرہ کی کتابون کا ترجمہ کیا گیا اور چونکہ
مسلمانون مین یہودی - عیسائی - اطبار کے سبب سے علوم یونانی کا
رواج ہوا تھا اس لیے عہد اسلام مین اُن علمار اور حکمار کی کمال عزت
کی جاتی تھی اور اُن کا اقتدار بھی وزرار سے کہین زیادہ ہوتا تھا نہ صرف
یہی بلکہ تمام امور معاشرت مین مسلمانون اور غیر اقوام کے حقوق مساوی تھے
خالد بن یزید - کے زمانے مین کتب خانے کی بنیاد ڈالی گئی
جب خلیفہ کو صنعت و حرفت کا خیال آیا تو مصر کے فلاسفرون کو جمع کیا
اور علم صنعت کی کتابون کا جو یونانی زبانون مین تھین عربی زبان مین
ترجمہ کرایا ۱۳۲ھ مین سلطنت بنی اُمیہ کا خاتمہ ہوا اور

"بنی عبّاس"

نے عَلَم خلافت بلند کیا - دار السلطنت دمشق سے بغداد مین منتقل ہوا
لیکن علمار نے جو سلسلہ تراجم و تصانیف کا جاری کر رکھا تھا وہ ایسا ہی
ترقی کرتا رہا کہ آئندہ کامیابی کی ایک مستحکم بنیاد بن گئی -

آغاز تراجم کتب سنسکرت خلیفہ منصور عباسی نے قیصر روم سے کتب علمیہ کے عربی ترجمے منگائے - اسی قدردانی سے دربار خلافت مین علمار و حکمار دور و دراز ممالک سے دربار مین آنے شروع ہوئے - خالد برمکی وزیر السلطنت نے فارسی النسل ہونے کی وجہ سے خاصکر کتب ایرانی کا ترجمہ کرایا - اُسی زمانے سے ہند و علمار بھی بغداد کے دربار مین جمع ہونا شروع ہوے - علاوہ تراجم کتب فلسفہ - طب - اخلاق کے علم ریاضی نے بھی عہد منصور مین بہت کچھ ترقی کی - چنانچہ ہندوستان کے ایک مشہور ریاضی دان اور نامور پنڈت نے دربار منصور مین حاضر ہو کر کتاب سدّہانت بطور نذر پیش کی جس کا ترجمہ دربار کے ایک عالم محمد بن ابراہیم فرازی نے کیا جو زبان عربی مین سندہ ہند کے نام سے موسوم ہے اور یہی وہ کتاب ہے جسکے ذریعے سے اہل عرب مین مطالعۂ افلاک کا مذاق بطلیموس کی کتاب المجسطی سے بہت قبل پیدا ہوا -

خلیفہ ہارون الرشید عباسی - کو جیسے ارباب کمال میسر ہوئے دوسرے خلفار کو نصیب نہین ہوے - اس عہد مین سلطنت عباسیہ کمال عروج پر تھی - یہ وہ زمانہ تھا جب قیصر و کسرے کی بادشاہتون کا سامان اسلامی

شاہزادیون کے جہیز مین نکالا جاتا تھا۔ مگر ملکی فتوحات سے زیادہ اس عہد مین علمی فتوحات ہوئین۔ اس خلیفہ نے اُس عظیم الشان دارالعلم کی بنیاد ڈالی جس کا نام "بیت الحکمت" تھا جو دو حصون پر منقسم تھا ایک کتب خانہ کے لیے اور دوسرا غیر زبانون کے تراجم کے لیے۔

وزیر یحییٰ برمکی کے کتب خانے مین مشہور خوشنویسون کی لکھی ہوئی۔ عربی۔ یونانی۔ قبطی۔ کالڈی۔ ہندی۔ کتابین عموماً اور فارسی کتابین خصوصاً بکثرت موجود تھین۔ اسی نے بڑے بڑے نامی پنڈتون اور حکماء کو دربار مین بلا کر کتب سنسکرت کے تراجم پر مامور کیا۔ چنانچہ ایک ہندی نے بھی جو خلیفہ کے دربار کا افسر الاطباء تھا چروک شُشرت کا ترجمہ کیا۔

فن کاغذسازی | حکومت عباسی کا دور شروع ہونے کے بعد اہل عرب نے کاغذ پر لکھنا شروع کیا۔ جب "فضل بن یحییٰ" برمکی نے کاغذ بنانے کا حکم دیا تو مسلمانون نے بغداد۔ مصر۔ شام وغیرہ مین اس کے کارخانے کھولے۔ اس لیے اگر کاغذ بنانے کی صنعت کو فروغ دینے کا مسلمان دعوے کرین تو بجا ہے۔

خلیفہ مامون الرشید عباسی کے علمی ذوق کی نسبت تاریخ شاہد ہے کہ یہ اُسی کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا کہ بغداد اُس کے عہدِ زرّین مین مرکزِ علوم و فنون بن گیا۔ مامون کی والدہ ایرانی نژاد تھین اور اس کا اتالیق سلطنت عباسیہ کا چشم و چراغ وزیر السلطنت یحییٰ برمکی ایرانی تھا نیز خلیفہ کی عمر کا ایک بڑا حصہ فارس اور خراسان مین گذرا اس لیے اُس نے فارسی کی ہمیشہ قدر کی اور چونکہ فن تاریخ سے مسلمانون کو زیادہ دل چسپی تھی اس لیے تاریخ اور فارسی لٹریچر کا جس قدر سرمایہ ایران مین دستیاب ہو سکا عربی زبان مین منتقل کیا گیا۔ عربون نے ایرانی طرز معاشرت اختیار کی فارسی شاعری کی بنیاد پڑی۔ اور دنیا جانتی ہے کہ فن تاریخ کو مسلمانون نے کس عروج پر پہونچا دیا۔ آج یورپ باوجود ادّعاے ہمہ دانی علامۂ ابن خلدون کے فلسفۂ تاریخ کا متبع ہے۔

جو معاہدہ خلیفۂ مامون الرشید نے یونانی فرمان روائے میکائیل ثالث۔ سے کیا تھا اُس مین ایک شرط یہ بھی تھی کہ قسطنطنیہ کا ایک کتب خانہ اُس کے حوالے کر دیا جائے۔ نیز خلیفہ کے کارکُن دور دراز ممالک سے نادر قلمی کتابین جمع کرتے تھے۔ اس طور پر جو علمی خزانہ

خلیفہ مامون کے ہاتھ آیا اُن کا ترجمہ بصرف زر کثیر عربی زبان مین کیا گیا۔ علاوہ اس کے بہت سے تراجم متمول اور علم دوست اشخاص کی علمی فیاضیون کی بدولت اُس زمانے مین مرتب کیے گئے۔ چنانچہ ایک نسطوری طبیب نے اس قسم کا ایک سلسلہ بغداد مین قائم کر رکھا تھا۔ یہ شخص ارسطو۔ افلاطون۔ بقراط۔ جالینوس۔ اور دیگر مشاہیر یونان کی تصانیف کے تراجم شائع کرتا تھا۔ اس زمانہ مین کوئی امیر۔ کوئی وزیر۔ کوئی عالم ایسا نہ تھا کہ جس کے گھر مین کتب خانہ موجود نہ ہو۔ یا کتابون کے مہیا کرنے مین بے دریغ روپیہ صرف نہ کرتا ہو۔

مسلمانان سلف مین عموماً علمی ذوق

مسلمانان سلف مین عموماً علمی مذاق کا اندازہ ان تاریخی واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے اساتذہ کی مجالس املا مین چالیس بلکہ ستر ہزار اور کبھی سوا لاکھ طلبہ کا ہجوم ہوتا تھا۔ خیال فرمانے کی بات ہے کہ جس قوم کے افراد ایک ایک مجلس علمیہ مین سوا سوا لاکھ جمع ہو جائین اُس قوم کے سینے مین ذوق علمی کی آگ کیسی بھڑک رہی ہو گی۔

حضرات۔ یہ اعلےٰ درجے کا علمی مذاق اُس وقت بھی بدستور

قائم رہا جبکہ اختلافات اندرونی کی وجہ سے عربی سلطنت تین جداگانہ حصوں مین تقسیم ہوگئی تھی بنی عباس ایشیا مین۔ بنی فاطمہ مصر مین اور بنی امیہ اندلس مین جس طرح ایک دوسرے کے سیاسی رقیب تھے اُسی طرح **علم وادب۔ حکمت و انشا** کی سرپرستی مین بھی اُن کی یہی کوشش تھی کہ ایک دوسرے پر فوق لیجائین۔

قاہرہ ۔ کے کتب خانہ فاطمیہ مین ایک لاکھ پچاس ہزار نسخے ایسے موجود تھے جن کا خط نہایت پاکیزہ اور جلدین نہایت ہی خوش نما تھین اِس کتب خانے مین بھی ایک شعبہ تراجم کے لیے مخصوص تھا **حاکم بامر اللہ** کے عہد زرین مین قاہرہ مرکز علوم تھا مشہور مہندس ابن یونس کا اسی دربار سے تعلق تھا۔

اندلس | خلفائے اندلس کی کتابون کی تعداد رفتہ رفتہ چھ لاکھ ہوگئی تھی جس کی فہرست چالیس جلدون پر مشتمل تھی۔ اس شاہی کتب خانہ کے علاوہ ستر کتب خانے ایسے تھے جن مین ہر شخص جاکر اپنی معلومات کا دائرہ وسیع کرسکتا تھا۔ یورپ مین کاغذ بنانے کی صنعت مسلمانان اندلس ہی کی بدولت آئی۔ خلافت غربی کا زرین عہد علی عبدالرحمن اعظم اور

اس کے بیٹے حکم کا زمانہ ہے جب اسپین نے اسلامی حکمار کے علمی ذوق کی بدولت علوم ہیئت وطب مین وہ ترقی کی جو اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اُسے نصیب نہین ہوئی۔

قرطبہ مین عام دستور تھا کہ ہر امیر ایک جدا کتب خانہ قائم کرتا تھا اور یہ کوشش کرتا تھا کہ اُس کے کتب خانے مین ایسے نادر نسخے موجود ہون کہ جس کی نظیر دوسرے کتب خانون مین نہ ملے۔ یہی وہ شہر تھا جہان سے علم کی روشنی سارے یورپ مین پھیلی۔

یورپ مین علم جغرافیہ

عرب کا مشہور ومعروف جغرافی ابوعبداللہ وطن چھوڑ کر قرطبہ مین آیا تھا اور اسی نے وہ بے نظیر جغرافیہ لکھا جس کا لاطینی زبان مین ترجمہ ہو کر جغرافیہ کا علم یورپ کے ازمنہ متوسطہ مین پھیلا اور تین صدیون سے بھی زیادہ تک یورپ نے محض اسی کتاب کی تقلید پر قناعت کی۔

اسپین مین تعلیم نسوان اور مدنیت کا ایک اہم پہلو

موجودہ طرز معاشرت مین عورتون کا جاہل رہنا سوسائٹی

مین کچھ اچھی نظر سے نہین دیکھا جاتا۔ شہنشاہ نپولین اعظم کا قول ہے کہ کسی قوم کو اعلیٰ درجے کی ترقی دینے کا سہل طریقہ یہ ہے کہ اُس قوم کی ماؤن کو تعلیم یافتہ بنایا جائے۔ فاتح یورپ کے صدیون قبل اسپین و ایشیا کے عہد اسلام کا سب سے شاندار مہذب نظارہ اُس زمانہ کی تعلیم یافتہ عالی دماغ بلند حوصلہ خواتین اسلام کا علمی ذوق وشوق ہے۔

حضرات۔ یہ ایک امر مسلم ہے کہ عورتین تمدن کی بنیاد ہین اور ترقی تمدن کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ عورتون اور مردون کے حقوق برابر قائم کیے جائین جو عظیم الشان تمدن پیغمبر عرب نے قائم کیا وہ مدنیت کے اس اہم پہلو کو بھی لیے ہوئے تھا اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے اول اول عورتون کے حقوق قائم کیے۔ اب سے تیرہ سو برس پیشتر اسلام نے جو حقوق عورتون کو دیے تھے۔ ہمارے مقنن آج بھی اُن کو دینا پسند نہین کرتے۔

سائنس۔ حضرات۔ آج کل یورپ کو سائنس کی علمی ترقیون پر بڑا فخر ہے۔ ہان شاید یورپ کی باریک بین نظر نے کسی راز سربستہ

کو دریافت کر لیا ہو؟ شاید معمائے حیات کے حل وعقد مین یورپ کامیاب ہو گیا ہو؟ ممکن ہے کہ ماہیت اشیا یورپ پر منکشف ہو گئی ہو؟ یا یورپ کی عقل دوربین اور فہم نکتہ رس نے فلکیات کے مسائل کما حقہ دریافت کر لیے ہون؟ کیا ایسے راز پر جس کی نسبت کہا گیا ہے۔

"کہ کس نکشود ونکشاید بحکمت این معمّا را"

مادّی خیالات۔ مادّی سائنس اور فلسفہ کے مکاشفات کما لیہ کسی نوع کی روشنی ڈال سکتے ہین؟ ہرگز نہین۔ بلکہ اس تمامتر کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ سائنس نے ایک مدت کی کاوش اور سرگردانی سے زمانے کو دہریت اور الحاد کے گرداب مین ڈبو کر سمجھایا اور سمجھایا بھی تو کیا کہ

"معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد"

مسئلہ ارتقا۔ خود مسئلہ ارتقا کو لیجیے جو نظام سائنس کا آفتاب بن چکا ہے اور جسے ہم ڈاروِن کا انکشاف جدید سمجھتے ہین۔

حضرات! اس مسئلہ کی تعلیم مدارس اسلامی مین اُس وقت دی جاتی تھی جب یورپ اُس سے بالکل بے خبر تھا۔ اور ہم تو پھر بھی

اُس کے محدود معنی لیتے ہین وہ ہم سے ایک قدم آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اور جمادات تک کو اُس کے حیز عمل مین داخل سمجھتے تھے ۔ جیسا کہ مولانا روم نے اس مسئلہ کو صوفیانہ پیرایہ مین ایک جگہ منظوم کیا ہے۔

آمدہ اول بہ اقلیم جماد ۔ وز جمادی در نباتی اوفتاد
سالہا اندر نباتی عمر کرد ۔ وز جمادی یاد ناورد از نبرد
وز نباتی چون بحیوان اوفتاد ۔ نامدش حال نباتی ہیچ یاد
جز ہمان میلی کہ دارد سوی آن ۔ خاصہ در وقت بہار و ضیمران
باز از حیوان سوی انسانیش ۔ می کشد آن خالقی کہ دانیش

اور یہ بات قابل غور ہے کہ باوجود اس خیال کے کہ الحادی اور مادّی خیالات سائنس کے لوازمات سمجھے جاتے ہین۔ اسپین کے مسلمانون پر ملحدانہ خیالات کا کوئی اثر نہین پڑا۔ اور نہ اُس زمانے کی کسی تاریخ سے کہین یہ بات ثابت ہے کہ ملحدانہ خیالات نے اسلام مین وہ زور پکڑا ہو جو ہم آج کل یورپ مین دیکھ رہے ہین جس سے یورپ کے مصلحان تمدن کو موجودہ طرز معاشرت پر کوئی فخر نہین ہے۔ اُن کا قول ہے کہ ایسی آزادی ۔ ایسی دولت مندی ۔ ایسی ترقی بے کار ہے جس مین حقیقی سکون

اور اصلی اطمینان میسر نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کھو کر دنیا حاصل کرے
کیا یورپ کا یہ اخلاق اور روحانی تنزل اس بات کی دلیل نہین کہ علم کا
غلط استعمال حجاب اکبر ہو جاتا ہے ؟

یورپ مین علم طب

مسلمانون نے مسئلۂ ارتقاء کے علاوہ کیمیا کے
بعض نہایت اہم انکشافات دریافت کیے
مثلاً بارود جس سے یورپ کا **فیوڈل سسٹم** اُڑ گیا گندھک و شورہ
کا تیزاب جس سے اُنھون نے مطب مین بھی کام لیا اور معدنیات کے
کشتہ جات یعنی رسائن کی بدولت علم الکیمیا کی ایجاد کا سہرا تو
مسلمانون ہی کے سر ہے چنانچہ **ابو معشر - ابوبکر الرازی** اور ابونصر
فارابی اسلام کے وہ نامور حکما ہین جن کو یورپ کی استادی کا فخر
حاصل ہے - انھین کی تصنیفات پر شروع شروع مین یورپ کے علم
طب کا دارومدار تھا یہی وہ مایۂ روزگار ہستیان ہین جنھون نے عہد وسطیٰ
مین یورپ کے مذاق طبی مین ایک نئی روح پھونکی تھی - تاریخ شاہد
ہے کہ یورپ کا پہلا طبی مدرسہ عربون نے اطالیہ کی ایک شہر مین قائم کیا
اور یورپ نے پندرھوین صدی تک طب مین شیخ بوعلی سینا ہی کو مستند مانا -

یورپ مین علم ریاضی

علم ریاضی بھی سنسکرت سے ترجمہ ہوکر مسلمانون کی بدولت عربی زبان مین داخل ہوا اور یورپ مین عربون ہی نے حساب کے ہندی طریقے کو رواج دیا۔ جبر مقابلہ ہندوستان سے عرب مین گیا اور وہان جابر ایسے ریاضی دانون نے اُسے ترقی دی۔ چنانچہ الجبرا کے نام ہی سے اُس کے اشاعت کنندہ کا پتہ چلتا ہے۔

علم نجوم و ہیئت

عربون نے اولاً اس علم کو ہندوون سے حاصل کیا۔ مابعد یونان سے جو علوم و فنون کی رو آئی۔ اُس مین نجوم کا بھی خاص حصہ شامل ہے۔ پھر خلفاے عباسیہ و سلاطین عجم کی سرپرستی نے احکام نجوم کو معراج کمال تک پھونچا دیا

علم ہیئت

قرون وسطےٰ مین سات سو برس تک علم ہیئت بھی یورپ مین مسلمانون ہی کے زیر حفاظت رہا۔ چنانچہ پہلی رصد گاہ جو یورپ کو نصیب ہوئی وہی تھی جو خلفاء بنی اُمیّہ کی زیر سرپرستی اسپین مین قائم ہوئی اور عہدِ وسطےٰ مین یورپ کو اس فن کی ترقی مین جس کتاب سے قابل قدر

امداد ملی وہ زیج البتانی ہے جو اس وقت بھی بعض کتب خانون مین موجود ہے۔

خیامی اصلاح رصد بارھیون مین جو سنہ آج مروج ہے جس کو وہ یزدجردی سمجھتے ہین یہ سنہ دراصل حکیم عمر خیام نیشاپوری کا مرتب کیا ہوا ہے جس کو ہم فخریہ خیامی کہہ سکتے ہین۔ خراسان کے اس دوسرے بو علی سینا کے فضل وکمال کا اُس وقت صحیح اندازہ ہو سکتا ہے جب سنہ جلالی کا گری گورین رول سے مقابلہ کیا جاوے بلکہ بعضے علما کی راے ہے کہ خیام کے سنہ جلالی سے گری گوری نے اپنا قاعدہ بنایا ہے۔ علماء مشرق ومغرب کا اس پر اتفاق ہے کہ جو نظام خیام نے مقرر کیا وہ اقوام سابقہ کے حساب سے سب پر فائق ہے اسی ضمن مین علی بن یونس کا تذکرہ بھی خالی از دلچسپی نہوگا جسکی کتاب زیج الحاکمی کو عمر خیام نے اپنی زیچ کی تیاری مین بطور نمونہ پیش نظر رکھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے پہلے پہل پنڈولم کی حرکات کے ذریعے سے وقت کے شمار کا حال معلوم کیا۔

علم جر ثقیل

علم جر ثقیل میں انھوں نے گرتے ہوئے اجسام کے قوانین دریافت کیے جن کو ہم نیوٹن کا اکتشاف جدید سمجھتے ہیں اور قوت کشش ثقل کی ماہیت سے بھی وہ نابلد نہ تھے۔ فرانس کے ایک مشہور مصنف کا قول ہے کہ ہم کو یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے عہد میں فن جر ثقیل کمال کی کس حد تک پہونچ گیا تھا۔

اندلس کا ایک نامور وزیر

اسلام کی علمی تاریخ پر تبصرہ کرنے والے کے لیے ناممکن ہے کہ ابن صائغ ایسا عجوبۂ دہر شخص کو نظر انداز کر جائے۔ تمام تاریخی روایات متفق ہیں کہ یہ شخص طب اور فلسفہ میں مستند مانا گیا ہے اور مورخین کا بیان ہے کہ یہ حکیم نہ صرف عربی انشا پردازی اور شاعری میں بے بدل تھا بلکہ علوم طبیعیات ریاضی۔ ہیئت۔ نجوم۔ اور جغرافیہ میں بھی کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ ابن صائغ فرمان روائے اندلس کا ایسا وزیر گذرا ہے کہ اسکا عہد وزارت اسپین میں ہمیشہ عدل و انصاف اور نظم و نسق

کے لیے زبان زد ہر خاص و عام تھا۔ یورپ مین یہ حکیم ابون پلیسن
کے نام سے مشہور ہے گویا یہ ہی عہد وسطےٰ کی ایک یادگار ہے۔

"فلسفہ"

جس طرح مسلمانان اسپین یورپ کے عملی علوم کے استاد ہین
اسی طرح ابن رشد نے علم فلسفہ مین یورپ کو اسی شاہ راہ پر
چلایا جس پر اہل چین اہل ہند غرض مشرق کی تمام قومین چل رہی
تھین۔ اور اسپین ہی وہ مرکز تھا جہان سے آفتاب فلسفہ کی شعاعین
نکل کر یورپ کے عملی و علمی حلقون مین پھیلین۔ اطالیہ ۔ جرمنی
انگلستان مین بھی فلسفہ ابن رشد پھیل گیا۔ اور پادریون کے
فرانسسکن فرقہ نے اس فلسفہ کو خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھا۔ پیرس
کی یونی ورسٹی کو اس کا مرکز بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہودیون مین بھی
جو اس زمانے مین عقل و دانش کی کرسی پر متمکن تھے۔ فلسفہ ابن رشد
عام طور سے پھیل گیا تھا مشہور یہودی فیلسوف موسیٰ بن میمون نے
اس فلسفہ کو تسلیم کر لیا تھا اور اس کے شاگردون نے دنیا کے ہر حصے

مین اس فلسفہ کی اشاعت کا فرض پورا کیا۔ اسی زمانہ مین لوگ انگلستان فرانس۔ اٹلی سے اسلامی درس گاہون مین اکتساب علم کے لیے آتے تھے چنانچہ ان مین کا ایک جوہر قابل دار العلم قرطبہ سے نکل کر پاپائے روم کی کرسی پہ صدر نشین ہوا۔ لاطینی عیسویت کے لئے اپنے اصول مین بہت کچھ اسلام کی مطابقت کی جیسا کہ نہ صرف فقہ اگسٹن سے بلکہ اس زمانے کے عیسوی فلسفہ سے بھی جس مین ایک فرقہ ابن رشد کو اور دوسرا بو علی سینا کو مانتا تھا ظاہر ہوتا ہے۔

صلیبی سپاہیانہ فن اسلام نے جب اپنے رنگ مین عیسویت کو سمو لیا تو صلیبی سپاہیانہ فن بھی مسلمانان سلف سے قرون وسطے نے حاصل کیے انھین صلیبی جنگون کی بدولت یورپ نہ صرف بحری و بری تجارت سے مالامال ہوگیا بلکہ اُس کی روزانہ طرز معاشرت اور مشاغل سیر و شکار مین ایک امیرانہ انداز پیدا ہوگیا چوگان بازی۔ شطرنج۔ شکار۔ شہسواری وغیرہ یورپین امرا کے مشاغل تفریح قرار پائے۔

"مسلمانانِ عرب و یورپین لٹریچر"

مسلمان اور عیسائیون کے میل جول کا یہ ایک ادنیٰ مگر وسیع الکیف نتیجہ ہے کہ عربی زبان سے لاطینی زبان نے فائدہ اُٹھایا۔ چونکہ لاطینی زبان یورپ کی اُمّ الّسنہ تھی اس لیے ایک طرف جنوبی یورپ کی زبانون نے اُس سے خوشہ چینی کی اور دوسری طرف مشرقی اثرات رفتہ رفتہ کوہستان پیرینیز کو عبور کرکے فرانس اور نارمنڈی تک پہونچ گئے۔ اور اُنھین کا یہ نتیجہ تھا کہ جب نارمن قوم نے انگلستان کو فتح کرلیا تو وہ لطائف جو عربی زبان اور تراجم سے منتقل ہوتے چلے آتے تھے انگریزی زبان مین داخل ہوگئے۔ اور انگلستان کی قدیم زبان جو ایک محدود زبان تھی وسیع اور لطیف بن گئی۔

لیبکی ایسے مشہور اور معتبر مورخ نے انھین علمی اثرات کی بابت لکھا ہے کہ اُس وقت تک یورپ کی ذہنی اور دماغی ترقیون مین جان نہین پڑی جب تک کہ مسلمانون کے سائنس نے علوم و فنون کو یورپ کی خانقاہون سے جدا کرکے دارالعلوم مین نہین پہونچا دیا یعنی یہ کہنا

الا درست نہ ہوگا کہ اگر صفحۂ تاریخ سے مسلمانون کا نام حذف کر دیا جائے
تو یورپ کی پندرھوین صدی کے علمی شاندار کارنامے صدیون تک
معطل رہتے اور یورپ آج بھی اُسی جہل وظلمت مین نظر آتا۔
یہ واقعی امر ہے کہ اسپین مین عرب نے جس تہذیب کو چھوڑا اُس
سے یورپ کی موجودہ تہذیب کی بنیاد مین بہت مدد ملی۔
اگر کسی کو اس امر سے اب بھی اختلاف ہو اور مسلمانون کی شاندار
علمی فتوحات اور اُن کی عظیم الشان سر بفلک عمارتین خدانخواستہ
سرزمین یورپ سے نیست ونابود ہوجائین تو آسمان خود گواہی
دے گا کہ یورپ کو مہذب بنانے مین مسلمانون نے کس درجہ حصہ لیا
چنانچہ ستارون کے عربی نام بھی خود اس کی شہادت دیتے ہین۔

"مشرقی مسلمانون کا علمی مذاق"

حضرات - اسی کے ساتھ اگر ہم مشرقی مسلمانون کے علمی مذاق
پر تبصرہ کرین تو معلوم ہوگا کہ مشرقی دنیا مین علم وادب کی اشاعت
مین وہ اپنے مغربی معاصرین سے گوئے سبقت لے گئے۔

تاریخ اسلام مین چوتھی اور پانچوین صدی ہجری بوجہ ایسی بے شمار اور خود مختار حکومتون کے قائم ہو جانے کے جن مین کسی قسم کا سیاسی اتحاد موجود نہ ہو نہایت پر آشوب زمانہ ہے تاہم یہ زمانہ بھی اسلامی علم حکمت کا ایک بے مثل دور تھا اور کیون نہ ہو جس مذہب کے پیرو ہو کر عرب دنیا مین نکلے تھے اُس مذہب مین اشاعت علم اشاعت مذہب مین مضمر تھی خلافت عباسیہ کے ضعف کی وجہ سے سامانیہ دیلمیہ غزنویہ اور سلجوقیہ حکومتین جن کا اس دور سے تعلق ہے گو جدا جدا قائم ہوئین مگر علم پروری مین ان سب کی کوششین یکسان تھین

آل بویہ

چوتھی صدی ہجری کے خمس اول مین سامانیون کے بعد دیلمیون یعنی آل بویہ کا ستارہ اقبال چمکا ان کے عہد مین بے شمار علما اور فضلا گذرے ہین جن مین سے اکثر نے دیلمیون کے جود و مراحم سے بہرہ ور ہو کر علم و حکمت کی خدمت مین اپنی عمر بسر کی مثلاً ابو محمود الخجندی کا تعلق امیر فخر الدولہ کے دربار سے تھا جس کے نام پر اس نے

ایک آلہ رصد موسوم بہ سُدس الفخری ایجاد کیا تھا جس سے علم فلکیات کو بہت ترقی ہوئی۔ اسی امیر کے حکم سے ماہرین علم ہیئت نے بہت دہے مین ایک رصد گاہ بھی قائم کی تھی۔ ابو سہل الکوھی کا تعلق شرف الدولہ کے دربار سے تھا جس نے ایک رصد گاہ بنوائی جہان الکوھی نے عرصے تک حرکات کواکب کے متعلق مشاہدات کیے تھے امیر عضد الدولہ خاندان بویہ کا ایک نامور حکمران ہوا ہے جسکے فضل و کمال کی تاریخ ہمیشہ شاہد رہیگی۔ اسی صاحب فضل کے دربار مین حکیم ابو علی مِسکویَہ اور علی بن عباس تھے۔ شمس الدولہ اور علی الدولہ امراء اصفہان کے نام بحیثیت ابن سینا کے ولی نعمت ہونے کے شہرت خاص رکھتے ہین۔ ہمیشہ شب جمعہ کو علی الدولہ مجلس علمی منعقد کیا کرتا تھا اور اس نے بھی ایک رصد خانہ قائم کر رکھا تھا۔ اسلام کا نامور حکیم معلم ثانی ابو نصر فارابی۔ سیف الدولہ کی قدر شناسی کا مرہون احسان تھا۔ وسط ایشیا کے اسی عہد سے تعلق رکھنے والون مین ابو بکر الرازی ہے جو اطبائے اسلام مین ایسا سر برآوردہ شخص گذرا ہے جس کا اثر یورپ کے

علمی حلقے پر بھی پڑا اسی زمانے کے اسلامی سلاطین وسط ایشیا نے بیشمار
علما و فضلا کی پرورش کی۔ رصدگاہین بنوائین۔ زیجات تیار کرائے
اور یہی وہ ماہران علوم ہیئت وطب ہین جنھون نے ان علوم مین قابل
قدر اضافہ کیا اور ان کو ایشیا اور یورپ مین عام کیا۔ نیز فلسفیان
اسلام کی یادگار زمانہ انجمن جو اخوان الصفا کے نام سے مشہور ہے
جس کے مسائل دلچسپی اور فائدے کی نظر سے آج بھی دیکھے جاتے
ہین اسی زرین دور کے نامور علما کی ایک بزم تھی۔ الغرض اسلامی تاریخ
مین مشکل سے کوئی دوسرا دور ایسا نظر آویگا جس مین شجر علم ایسا بارآور
ہوا ہو جیسے چوتھی اور پانچوین صدی ہجری مین۔

ال سبکتگین سلاطین غزنویہ مین سلطان محمود کی علم پروری
ایک ایسی خصوصیت امتیازی ہے جو علمی دنیا مین ہمیشہ یادگار رہیگی
چار لاکھ دینار سالانہ خزانہ شاہی سے اس کے زمانے مین علما کو دیا جاتا
تھا۔ مگر اس بادشاہ کی فیاضی صرف عالمون ہی تک محدود نہ تھی۔
اُس نے اپنے عہد حکومت مین غزنی کی جامع مسجد کے متصل بہت
بڑا دار العلم بھی قائم کیا اور اُس مین غیر زبان کی ہزارہا کتابین داخل

کین۔اس دارالعلم مین کتب خانے کے علاوہ ایک عجائب خانہ بھی
شاہی امداد سے قائم تھا۔اس عہد کے اساتذہ مین سے عنصری بھی
اپنے زمانے کا مشہور فلاسفر اور بے مثل شاعر گذرا ہے۔ایک مرتبہ
سلطان نے عنصری کے چند اشعار پر خوش ہو کر شاعر کے منہ کو تین
مرتبہ موتی اور جواہرات سے بھروا دیا اسدی طوسی کو دنیا جانتی ہے
کہ مشہور شاعر فردوسی کا استاد تھا۔سلطان نے کئی بار اسدی سے
شاہ نامہ لکھنے کی خواہش کی مگر وہ ہمیشہ ضعیفی کا عذر پیش کرتا رہا
آخر اُس کے نامور شاگرد نے شاہ نامہ لکھ کر بقائے دوام کی عزت
حاصل کی۔سلطان محمود کے مساعی جمیلہ سے غزنی کا شہر شعراء و فلاسفران
و علماء و سائنس کا مرکز بن گیا اور یہ شہر یورپ کے قرون وسطیٰ کے بلونا
اور پیڈوا۔شہرون کی طرح مشہور رہا۔اسی زمانے مین آل سبکتگین
کا تذکرہ عتبی نے اپنی تاریخ یمینی مین کیا ہے۔

سلطان محمود اور ہندوستان

محمود کے زمانے کا یہ ایک عجیب علمی نظارہ ہے کہ جب سلطان سومناتھ
کی غارتگری مین مصروف تھا تو ابو ریحان بیرونی ہندوستان کی

قدیم علمی درس گاہون مین طالب علمی کرتا تھا بیرونی کے خیال مین اہل ہنود اعلے درجہ کے فلسفی قابل ریاضی دان اور علم ہیئت کے ماہر تھے نیز وہ ان کی صنعت اور دستکاری کا بھی مداح ہے ھندی فلسفہ سے نہ صرف اُسے دلچسپی ہے بلکہ ایک خاص میلان بھی ہے چنانچہ بھگوت گیتا کی تعلیم سے بے حد متاثر ہو کر اس نے اہل اسلام مین سب سے پہلے اس کتاب کو شہرت دی اکثر موقعون پر اپنی تصانیف مین حکمار ہند و یونان کے خیالات کا موازنہ بھی کیا ہے۔ بیرونی ہی کا یہ مشہور قول ہے کہ حکماء اور علماء کے اخلاق کا مطالعہ عمدہ عادتون کو زندہ اور بدعت کو زائل کرتا ہے۔ بیرونی کی حالت پر نظر ڈالتے ہوے کہنا پڑتا ہے کہ یہ محقق نہ صرف حکماے اسلام مین بلکہ حکمائے عالم مین ایک غیر معمولی امتیاز و اقتدار کا درجہ رکھتا ہے۔

سلطان کے محاصرۂ گوالیار اور راجہ نندراے کے نتیجہ خیز واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوے ہم ضرور کہین گے کہ دنیا مین آج تک کسی زبان و لٹریچر کی ایسی فتح و فیروزی اور کسی فاتح کا ایسا عمدہ مذاق نہ کانون سنا نہ آنکھون نے دیکھا۔“

سلطان مسعود بھی مثل اپنے باپ کے حکمار اور علمار کا قدر دان تھا اور اُن سے اس قدر اُنس رکھتا تھا کہ دربار ہمیشہ عالمون سے بھرا رہتا تھا۔ اُس کے زمانے مین انور خان خوارزمی نے علم ہیئت پر کتاب مسعودی لکھ کر ایک ہاتھی کے ہم وزن چاندی انعام پائی تھی۔ کتاب روضۃ الصفا مین ذکر ہے کہ اس سلطان نے کئی دار العلوم اور اسکول اپنے ملک کے شہرون مین جاری کیے۔

البیرونی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے مسلمان ہندسی۔ علم ہیئت۔ ریاضی۔ نجوم۔ فلسفہ طب۔ کے بے حد شائق تھے۔ اسی کی کتابون کے دیکھنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے مین سنسکرت کی کتنی کتابون کا ترجمہ کیا گیا۔ خود بیرونی۔ سنسکرت زبان کا بہت بڑا عالم اور پاتنجلی کا مترجم گذرا ہے۔

سلطان بہرام بن مسعود غزنوی بہت بڑا تشنۂ علم تاجدار تھا۔ اس بادشاہ نے علمی دنیا مین نئی روح پھونکی مخزن اسرار کا مصنف اُسی کے دربار کا وظیفہ خوار تھا۔ اس سلطان نے کئی ہندی کتب کا ترجمہ کرایا کلیلہ دمنہ اسی کے عہد مین ترجمہ ہوئی جس کو

مرزا حسین کاشفی نے بدل کر انوار سہیلی کے نام سے موسوم کیا۔

"آل سلجوق"

حضرات اب اُس خاندان شاہی کا قصہ سنیے جس نے اپنا ایوان حکومت غزنویون کے کھنڈرات پر قائم کیا۔

جب سلجوق اعظم کرغیز۔ کے کوہستانی میدانون سے اوتر کر اپنی قوم کو بخارا مین لایا اور وہان مع اپنے تمام توابع کے مسلمان ہوگیا اُس وقت دنیاے اسلام کی یہ حالت تھی کہ دولت عباسیہ کا چراغ خود جھلملا رہا تھا۔ **اسپین۔ افریقہ** خلافت عباسیہ کے اثر سے آزاد ہو چکے تھے۔ ایسے نازک زمانے مین اسلام کی مذہبی اور سیاسی کمزوری رفع کرنے کے لیے ایک زبردست طاقت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ خدا نے سلجوقیون کے وجود سے اِس ضرورت کو پورا کر دیا۔ اسلام قبول کرتے ہی ان خانہ بدوش وحشیون کی زندگی مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا۔ اور اُن کی فتوحات نے مسلمانون کی مٹی ہوئی شان و شوکت کو ایسا سنبھالا کہ لوگون کو صحابۂ کرام کا زمانہ یاد آگیا۔ سلجوقیون نے مغربی ایشیا کی اسلامی سلطنتون کو

ایک سلطنت مین شامل کردیا۔ رومیون کی پیش قدمی کا انسداد کیا۔
نئی ترکی نسل مین مذہبی جوش پیدا ہوا اور یہی سبب ہے کہ دولت سلجوقیہ
کو تاریخ اسلام مین مہتم بالشان درجہ ملا ہے۔

"خواجہ نظام الملک طوسی اور نظامیہ بغداد"

خلیفہ مامون الرشید۔ کے زمانے کو اگر ابوعبداللہ اور برامکہ پر فخر ہے
تو عہد دولت الپ ارسلان اور ملک شاہ سلجوقی۔
نظام الملک طوسی اور عمر خیام پر بجا ناز کرسکتا ہے۔ مورخین کا
اس پر اتفاق ہے کہ یحییٰ برمکی اور صاحب ابن عباد کے بعد کوئی وزیر
فضل و کمال مین خواجہ نظام الملک کا ہمسر نہین ہوا علوم فنون کی اشاعت
مین جس فیاضی سے خواجہ نے کام لیا ہے وہ بھی اُس کا خاص حصہ تھا۔

"نظامیہ بغداد"

خواجہ کی علمی یادگارون مین نظامیہ بغداد کا نام تاریخ مین مشہور ہے
نظامیہ کی عمارت مین ایک حصہ خزینۃ الکتب کے لیے مخصوص تھا
چنانچہ تکمیل عمارت کے بعد خواجہ نے اُس مین ہزارون کی تعداد سے نادر

اور بیش قیمت کتابین داخل کین۔

نظامیہ پہلا مدرسہ ہے جس نے طلبہ کے لیے وظیفہ مقرر کیا اور یہ مدرسہ تین سو اسّی برس تک قائم رہا۔ شیخ سعدی نے اسی مدرسہ کے وظیفے سے تعلیم پائی۔

محض نظامیہ کی تقلید مین مصر۔ شام۔ عراق۔ مین بہت سے مدارس قائم ہوئے اور علم علم سارے وسط ایشیا مین بلند ہوا۔

تصانیف عہد سلجوقیہ | اس زمانے مین بھی تصانیف کا سلسلہ بدستور قائم رہا۔ خود نظام الملک بھی ایک بڑا مصنف تھا۔ اور اگر آپ اس کے "قانون سلطنت" کو غور سے مطالعہ کرین گے تو معلوم ہوگا کہ زمانہ حال کا قانون اور ضابطہ بھی سلاطین سابق کے قانون کا خوشہ چین ہے۔

"حکیم عمر خیام نیشاپوری"

خواجۂ نظام الملک کے ہم سبق حکیم عمر خیام نیشاپوری نے ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے اصلاح رصد کی تھی۔ خیام کی تصانیف اس قدر مشہور ہین کہ ہمارے بیان کی محتاج نہین۔

خیّام کا اثر | خیام کے باا ثر ہونے مین کیا کلام ہوسکتا ہے جب کہ

گذشتہ صدی مین شہر لندن مین عمر خیام کلب قائم ہوا یورپ
والے خیام کو مشرق کا والٹیر کہتے ہین۔ فلاسفران یورپ مین شوپن ہاور
سلسلۂ خیامی مین داخل ہے اور اس کا فلسفہ فی نفسہ کوئی نو ایجاد فلسفہ نہین ہے

علم و پیشہ

اس عہد مین جس کی یہ تاریخ ہے شاید ہی کوئی ایسا
بد نصیب مسلمان ہو گا جس نے محض علم کو معاش
کا آلہ بنایا ہو ورنہ قوم کا ہر فرد پیشہ ور تھا۔ عربون کی تجارتی کوششین
اُن کے علوم و فنون کی کوششون سے کچھ کم نہ تھین کئی صدیون وہ
تمام عالم کے مرکز تجارت بنے رہے اور زمانۂ قدیم مین اُنھون نے وہی
کام دیا جو یورپ مین وینس نے اپنی ترقی کے زمانے مین دیا تھا۔
اور پھر لطف یہ تھا کہ باوجود اس حیرت انگیز تجارتی ترقی کے عربون نے
نہ تو اپنے تمدن کی بنیاد تجارت پر رکھی نہ تجارت کو قومی دراز دستی کا آلہ
بنایا اور نہ ترقی تجارت کو اپنے علمی مشاغل پر کبھی غالب ہونے دیا۔

اسی علمی ذوق و شوق کا یہ نتیجہ تھا کہ ایران کی مردہ شاعری مین
جان پڑی۔ شیراز علمی مرکز بنا رہا بخارا مین دار العلم قائم کیا گیا مشہد
کی علمی شان و شوکت قائم ہوئی نیشاپور کو علمی فضیلت ملی تاجدارون

نے جدا جدا کتب خانے قائم کیے نوح بن منصور شاہ کا کتب خانہ ایک
بے نظیر کتب خانہ بنا عضد الدولہ نے شیراز مین ایک کتب خانہ قائم کیا
سیف الدولہ کے کتب خانے مین فن ادب کا بے مثل ذخیرہ جمع ہوا تھا
سہل بن مرزبان - صاحب بن عباد - محمد بن الحسین بغدادی کے
کتب خانے یادگار زمانہ بنے اور طوس کے بارے مین کہا گیا کہ :-

"ہر دبیر و شاعر و مفتی کہ او طوسی بود"

"چون نظام الملک و غزالی و فردوسی بود"

اور یہی نظامیہ بغداد اور اس کے ماتحت مدارس تھے جن کی اعلیٰ
تعلیم اور تربیت نے علم کی روشنی پھیلا کر اس عہد کے مسلمانوں کو ایک زندہ قوم بنا دیا تھا

"مسلمانانِ ہند کا علمی مذاق"

حضرات - ہندو مسلمانوں کے صدیون کے باہمی تعلقات سے
جو اہم نتائج پیدا ہوئے اُن کا بیان اس مختصر تقریر مین نہین ہو سکتا لیکن
بہ سبیل تذکرہ اتنا کہنا کافی ہے کہ جب اہل اسلام ہندوستان مین
آئے تو سب سے پہلے معاشرت مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوا - ذات

بات کی بند شین جنھون نے ہر طرف سے انسانیت کو جکڑ رکھا تھا
کمزور ہوتی گئین۔ اور رفتہ رفتہ ان تعلقات نے سوشل حالات سے
گذر کر علمی و سیاسی شعبہ ہاے حیات کو بھی متاثر کیا۔ اسلامی مدنیت
کی ترقی کو وہ میدان مل گیا جو اس عہد سے بیشتر اُس کو دیگر ممالک مین
مل چکا تھا اور جس مین وہ اپنے انتہائی نتائج ارتقار کو ایک عالم کے
پیش نظر کر چکے تھے۔ مسلمانون نے یہان بھی متعدد دار العلوم اور مدارس
قائم کیے۔ چونکہ وہ خود لٹریچر کے مالک تھے اور جانتے تھے کہ کسی قوم کو
بے زبان کر دینا اُس کی ہستی کو مٹانا ہے۔ اسی لیے اُنھون نے نہ صرف
سنسکرت پر اپنی توجہ مبذول کی بلکہ اس ملک کی قومی زبان یعنی بنگالی
کو بھی ترقی دینا اپنا فرض سمجھا یہ امر واقعہ ہے جس کی صحت سے انکار نہین
ہو سکتا۔ افسوس ہے کہ عام مورخین بھی اس حقیقت کو ظاہر نہ کر سکے میرے
لیے بحیثیت ایک بنگالی ہونے کے یہ امر مایۂ صد افتخار ہے کہ میرے
ہم وطن کمار نریندر ناتھ نے "ترقی علوم بزمانۂ شاہانِ اسلام ہند"
نامی مستند کتاب ابھی حال مین شائع کر کے اُس فرض کو ادا کیا ہے جو
اسلامی علمی کارنامون کی طرف بنگالیون پر عائد ہوتا ہے۔

حضرات -! اُنھون نے صرف اسی پر اکتفا نہین کیا - ہمارے اسلامی سلاطین ہند اُن سیاسی رموز سے بھی واقف تھے جن سے مختلف النسل قومین متحد ہو جاتی ہین - یہ سلاطین ہندوستان مین آکر ہندی ہو چکے تھے - صدیون سے آپس مین ایک نہایت دلکش مفاہمت ہو چکی تھی - ملکی رنگ اُن سلاطین و بزرگان دین پر ایسا چڑھا کہ زبان اور مذہب کے اتحاد اور محبت و اخلاص کے برقرار رکھنے مین ایثار کی انتہا کر دی - جنگ نہاوند کے بعد پارسیون نے جو نہین کیا وہ کر گذرے - اپنی اصلی زبان کو بھی فراموش کر دیا - چنانچہ ہندو مسلمانون کے اتحاد و ایثار کی نظیر ایک جانب ہماری پیاری "اردو" زبان ہے جو بھاشا کی ترقی یافتہ شکل ہے - اور دوسری جانب وہ صوفیانہ خیالات ہین جن مین اور ویدانت کے حقیقی اصول مین کوئی فرق یا تفاوت نہین ہے

ہندوستان مین مذہبی اور سیاسی اتحاد

اسی وسیع الکیفیت اتحاد کا نتیجہ تھا کہ گرو نانک اور کبیر کے پیرو وجود مین آئے - اور اب بھی بطور زندہ یادگار موجود ہین رہا سیاسی اتحاد سو وہ راجہ اشوک کے بعد ہندوستان مین اُس وقت تک پیدا نہین ہوا

جب تک شہنشاہ اکبر نے ہندو مسلمانوں کو تمدنی طور پر ایک نہ بنا لیا اور یہ
کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ ہندوستان کی موجودہ معاشرت میں جہاں سیاسانیوں
اور یونانیوں کا کچھ حصہ ہے وہاں مسلمانوں کا بھی بہت بڑا حصہ شامل ہے۔

عرب اور ہندستان

عربوں کے تجارتی تعلقات ہندوستان کے ساتھ ابتدائی زمانہ تاریخی سے شروع
ہوئے۔ لیکن ظہور اسلام کے کچھ ہی مدت بعد سندھ عربوں کے تحت حکومت
میں آ گیا۔ اور ہندوستان میں عرب پہلے پہل یہیں آئے۔ نویں صدی کا
تذکرہ ہے کہ سندھ میں ہندو مسلمانوں کا میل جول اس قدر بڑھ گیا تھا
کہ ہندو عربی معاشرت سے اس قدر متاثر نہیں ہوئے جس قدر خود عرب
ہندوستانی معاشرت سے متاثر ہو گئے تھے۔ اسی صدی میں قرآن شریف
کا کسی ہندو راجہ کی تحریک پر ہندی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ عربی دور
ختم ہونے کے بعد ایرانی دور شروع ہوا۔

خاندان غزنی

خاندان غزنی کا مختصر بیان ہم اوپر کر آئے ہیں۔
یہاں صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ سلطان محمود غزنوی
کے زمانے کے مسلمان۔ ہندو فلسفہ سے خوب واقف تھے غزنیوں نے

متعدد ہندوستانی کتابون کا ترجمہ کرایا اور سچ پوچھیے تو اُردُو زبان
کی بنیاد اسی سلطان کے وقت سے پڑی۔ اور اُسی کی تعلیم و تربیت
کا اثر تھا کہ سلطان مسعود کی فوج مین نہ صرف ہندو افسر مقرر تھے بلکہ
اُس نے ممالک محروسہ ہندوستان کی گورنری پر بھی ایک ہندو
سردار کو ممتاز کیا۔

خاندانِ غلامان ان کو غلام نہ کہیے یہ غلام شاہون کا دل و دماغ
لائے تھے اور ہندوستان کے ساتھ اُنھون
نے شاہانہ سلوک کیے۔ انھین کے وقت مین دلّی زبانون کا مرکز اور
علوم کا گھر بن کر غزنی اور بغداد پر چشمک زنی کر رہی تھی۔ سلطان
ناصر الدین کے زمانے مین طبقات ناصری لکھی گئی۔ جب چنگیز خان
خراسان کی غارت گری مین مصروف تھا تو شاہ بلبن سر آرائے دہلی تھا
لکھا ہے کہ وسط ایشیا کے پندرہ شہزادے اُس وقت دہلی مین
پناہ گزین تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بلبن کے دربار مین متعدد علماء و فضلاء
جمع ہو گئے تھے۔ امیر خسرو کی شیرین کلامی اُسی کے عہد مین مقبول ہوئی
امیر صاحب نے خالق باری لکھ کر صرف دو زبانون مین یکسانیت

ہی نہین پیدا کی بلکہ دو مذہبی قومون کے جذبات و خیالات کا آپس مین ایک رشتہ باندھا۔

سلطان علاؤالدین خلجی کے بارے مین صاحب **فرشتہ** کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے بھی متعدد دارالعلوم قائم کیے۔ اور پینتالیس[۴۵] مشہور علماء اُن مین تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس زمانے مین **دلّی** مین ایسے بڑے اساتذہ موجود تھے جو اپنے علم و فن مین بخارا۔ سمرقند۔ بغداد۔ قاہرہ دمشق۔ اصفہان۔ تبریز۔ کے مشہور اساتذہ سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔

عربی مشہور سیاحون مین یہان پر صرف ایک سیّاح کا نام اس کاغذ کی کشتی مین آپ صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہون :۔

ابن بطوطہ سلطان محمد تغلق کے زمانے مین افریقہ و ایشیا کی سیّاحی کرتا ہوا ہندوستان آیا تھا۔

فیروز شاہ تغلق شاہان ہند مین ایک مشہور بادشاہ گذرا ہے۔ اُس نے شہنشاہ اشوک کے دو پرانے ستون کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا اور جب راجہ ناگرکوٹ کو شکست دے کر اُس کا ملک اُسے سپرد کیا تو راجہ کے کتب خانے کی چند کتابون کا فارسی زبان مین ترجمہ کرایا۔

اور ایک کتاب کا نام دلائل فیروز شاہی رکھا۔ اس سلطان نے بھی متعدد دارالعلوم ہندوستان مین قائم کیے چنانچہ اُن مین سے ایک فیروز آباد مین بنا تھا۔ جس کی عمارت تمام مدارس ہند سے زیادہ خوب صورت و شاندار تھی۔

سکندر لودی کے زمانے مین ہندوون نے فارسی زبان کی تحصیل شروع کی اور اُردو زبان اُسی کے زمانے سے شروع ہوئی حالانکہ اُس کی بنیاد محمود غزنوی کے عہد حکومت مین پڑ چکی تھی۔ اُس زمانے مین بھی شاہی اعانت و سرپرستی کی بدولت تراجم و تصانیف کا بازار خوب گرم رہا۔ ایک سنسکرت زبان کی کتاب "ارگرمہا بیدک" کا ترجمہ کرکے اُس کا نام "طب سکندری" رکھا جس کو ہندوستان کے تمام اطبار نے مستند مانا۔

"دکن"

شاہان دکن مین بہمنی و عادل شاہی بادشاہون کے بارے مین صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ ان مین سے اکثر و بیشتر بجائے خود علم دوست اور ہنر پرور تھے۔ یہی نہین بلکہ اُن کے وزرا بھی انھین کی طرح

فضل و کمال کے قدردان اور ماہر علوم و فنون تھے اُن بادشاہون نے دکن مین ہزارہا مدارس اور کتب خانے قائم کیے یہی وہ سلاطین تھے جن کی فیاضیون کی بدولت نہ صرف ہندوستان بلکہ ہر ملک و دیار کے علما مستفید ہوتے تھے چنانچہ وہ ہر سال ممالک غیر کو جہاز بھیج بھیج کر فارس و ترکستان و روم سے علمار کو طلب کرکے اپنے دربار کی رونق بڑھاتے تھے اور حافظ شیرازی رح بھی ایک زمانے مین یون ہی مدعو کیے گئے تھے۔

گجرات گجرات کے اسلامی بادشاہون نے علم کو بڑی وسعت اور ترقی دی۔ انھون نے بھی عرب۔ فارس و ترکستان سے علمار کو طلب کرکے اپنے پایۂ تخت مین جگہ دی۔

کشمیر کشمیر مین تو سلطان زین العابدین ہی کے عہد مین اکثر عربی۔ فارسی۔ کتابون کا ترجمہ ہندی مین اور بہت سی ہندی کتابون کا ترجمہ فارسی مین ہوگیا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے اُسی کے حکم سے مہابھارت اور راج ترنگنی کا ترجمہ فارسی مین ہوا۔

جون پور ابراہیم شرقی کے زمانے مین جون پور علماء اور طلبہ کا مرکز بن گیا اور متعدد مدارس و دارالعلوم یہان بھی شاہی امداد سے قائم ہوئے۔

ملتان ملتان شاہان اسلام کے زمانے مین علمی نقطۂ نظر سے گجرات پر تفوق رکھتا تھا۔

بنگال خود بنگالی زبان مین شاہی حکم سے سنسکرت کتابون کے ترجمے کیے جاتے تھے اور انھین کی بدولت بنگالیون کو اُن کی مادری زبان مین راماین - مہابھارت - و بھاگوت - پران - میسر ہوئین - اس ذریعے سے یہ زبان رفتہ رفتہ ایک علمی زبان بن گئی - یہ ذوق صرف شاہان بنگال تک محدود نہ تھا - چنانچہ اسد اللہ زمیندار بیر بھوم کی نسبت لکھا ہے کہ اُس نے اپنی آمدنی کا نصف حصہ اسی مذاق کے لیے مخصوص کر رکھا تھا - اسلامی دور مین فرزندانِ بنگال کو ملک الشعرا بننے کا فخر حاصل ہو چکا ہے

"خاندان مغلیہ"

یہ مشہور بات ہے کہ قیصر ہند اکبر اعظم کو ہندوون سے کس قدر

اُنس تھا۔ اسی کے زمانے مین ہندو مسلمانون کا ربط و ضبط دوستی کے درجے سے گذر کر قرابت اور رشتہ داری کی حد تک پہونچ گیا تھا اور ہندو مسلمانون کی تمدنی زندگی بالکل ایک ہو گئی تھی مسلمانون نے ہندوستان کو اپنا گھر سمجھ کر سنسکرت اور بھاشا مین نمایان ترقی کی۔

اکبر نے اپنے احکام سے بہت سی کتابون کے ترجمے کرائے۔ دیبی برہمن اور ملا عبد القادر بدایونی کی شرکت سے مہابھارت کا فارسی زبان مین ترجمہ ہوکر رزم نامہ کہلائی اور انھین فضلا نے رامائن کا ترجمہ کیا۔ اتھروید کا ترجمہ حاجی ابراہیم سرہندی ولیلاوتی کا ترجمہ فیضی نے کیا نل دمن کو بھی مثنوی کا لباس اسی فاضل شاعر نے پہنایا۔ علاوہ ازین عہد اکبری مین بہت سی عربی اور فارسی کتابون کا سنسکرت زبان مین ترجمہ ہوا۔

شہنشاہ جہانگیر جہانگیر نے بھاشا کی اعلےٰ نظمون پر بیش قرار انعام دے کر شاعرون کے حوصلے بلند کیے۔

صاحبقران شاہجہان شاہجہان کے عہد معدلت مہد مین ہندوستان کی متحدہ ملکی زبان ترقی کر کے اردوے معلی کے خطاب سے ممتاز ہوئی

"مسلمان اور فنونِ لطیفہ"

اسی ضمن مین اگر یہ بھی کہا جائے تو کچھ نامناسب نہ ہوگا کہ مسلمانون نے اپنی علمی ترقیون کے ساتھ ساتھ فنون لطیفہ مین بھی خاص دستگاہ بہم پہونچائی تھی۔ چنانچہ عہد شاہ جہانی کی یادگار ان کے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ تخت طاؤسی ایک ایسی چیز تھی جس کو دیکھ کر تمام دنیا نے اظہار تعجب کیا۔

مسلمانون نے اپنے کمالات صناعی کے ایسے ایسے عدیم المثال نمونے چار دانگ عالم مین چھوڑے جو عجائبات روزگار کہے جاتے ہین خود ہندوستان مین تاج محل جس کو یورپین سیاحون نے "طلسم حیرت" کہا ہے آج تک ایک عالم کو محو حیرت بنا رہا ہے۔

اسی طرح نادر قلمی تصاویر۔ اور قسم قسم کے اعلیٰ پارچات و منقش ظروف و اسلحہ مین جو جو صناعی و دستکاری دکھائی گئی ہے اُن کے رہے سہے نمونے آج بھی ہندوستان اور یورپ کے عجائب خانون کی رونق دوبالا کر رہے ہین۔

شہزادۂ داراشکوہ شہزادۂ داراشکوہ نے خود سنسکرت سے ہندوون کی مشہور و معروف کتاب **بھاگوت گیتا** اور **جوگ بشست رامائن** کا ترجمہ کیا۔ اُسی نے "**اپنیشد**" کے ترجمے کا نام **سرّ الکبر** رکھا۔

شہنشاہ اورنگ زیب اورنگ زیب کے زمانے مین بھاشا معراج کمال پر پہونچی۔ **دلّی** کے بعد زباندانی کی ٹکسال شاہان اودھ کی **سرپرستی** مین لکھنؤ منتقل ہوئی۔ اور سلطنت لکھنؤ کی بساط اُلٹ جانے کے بعد اُردو کا ستارہ **بنگال** مین چمکا۔ روہیل کھنڈ مین **رام پور** نے گلشن سخن بننے کی قابلیت پیدا کی۔ وسطِ ہند مین **بھوپال** کو اردوئے معلے کی مہمانی کا فخر حاصل ہوا۔ بالآخر حضرت **داغ** نے اردو کے گہوارے کو دلی سے لیجا کر **شاہ دکن** کی امانت مین سپرد کر دیا۔ اس طور پر سلاطین اسلام کی آغوش مین ملک کی عام مشترکہ زبان نے تربیت اور پرورش پائی اور قدیم ہندوستان کی ایک متحدہ یادگار بنی اور اگر ہلال اسلام ہند پر پرتو فگن نہ ہوتا تو ہندوستان کی نہ یہ موجودہ معاشرت ہوتی اور نہ وہ متحدہ زبان جس مین ہم آج گفتگو

کر رہے ہین۔

یہ گران بار احسانات ہین اسلام کے ہندوستان پر جن کو بعض لوگ تجاہل عارفانہ سے بھولے ہوئے ہین اور افسوس کہ مٹی ہوئی سلطنت کے ساتھ اس متحدہ یادگار کو بھی مٹانا چاہتے ہین !!

حضرات! جو کچھ آپ نے سنا بظاہر ایک فسانہ معلوم ہوتا ہے مگر یہ کوئی معمولی فسانہ نہین۔ ایک قوم کا ایشیا مین ہندوون سے رابطہ و اتحاد اور یورپ مین عیسائیون اور یہودیون سے مدتون ہم پیالہ وہم نوالہ رہنا۔ خاص کر جب وہ قوم ایسی ہو کہ قیصر و کسرے کی بادشاہتون کا سامان اُس قوم کی شاہزادیون کے جہیز مین نکالا جائے اور پھر خوبی یہ کہ ملکی فتوحات سے زیادہ علمی فتوحات ہون۔ جو قوم ایسے ایسے شہرون کی بنیاد ڈالے کہ صدیون تک یورپ اور ایشیا مین علوم و فنون و صنعت و حرفت و کمالات انسانی کے ماوا و ملجا بنے رہین جس قوم کے عدل و مساوات و سیاست و حوصلہ مندی کی یہ کیفیت ہو کہ وہ قوم نہ صرف اپنے صنف نازک کو مساوات کا درجہ دے بلکہ تمام امور معاشرت مین غیر اقوام کے حقوق کی بھی محافظ بنے۔ جس کے

قانون سلطنت کا یہ عالم ہو کہ زمانہ حال کا قانون اور ضابطہ
اُس کا خوشہ چین ہو جس کی تجارتی کوششین اس کی علمی
کوششون سے کم نہ ہون - اور پھر لطف یہ کہ نہ اُس قوم کی بنیاد
تجارت پر رکھی جائے - نہ اُس کی تجارتی کوششین ان کے علمی
مشاغل پر غالب ہونے پائین - جس کی ترقی علم ادب کا یہ حال
ہو کہ ایک طرف مغرب مین یورپین لٹریچر اُس کی زبان سے مستفید
ہو تو دوسری طرف ایک ملک کی مردہ شاعری مین روح پھونکے
اور دوسرے ملک مین نہ صرف مقامی زبانون کو فروغ دے
بلکہ اپنے اتحاد و ایثار کی مثال مین وہان کی زبان کو ترقی دے کر
ایک نئی اور دل کش زبان بنا ڈالے جس کے عملی علوم مین یہ خوبی
ہو کہ جب سائینس کے خزانون پر وہ دسترس پائے تو بشریت کی انتہائی
سرحد یہ قرار دے کہ وہ صفات ملکوتی حاصل کرے نہ یہ کہ الحادی و
مادّی خیالات کا قوم پر اثر ڈالے جس قوم کے فلسفۂ تصوف کا یہ
کمال ہو کہ ایک جانب لاطینی عیسائیت اور موسویت اور دوسری جانب
ہندوون کے ویدانت سے شیر و شکر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو اور

اُس کے فنون لطیفہ کے بچے کھچے نمونے آج بھی عجائب خانون کی رونق بڑھائین۔ تو یہ ایسے واقعات نہین ہین جن پر ایک مبصر تنقیدی نظر ڈالے اور اُس کے وسیع الکیفیت نتائج کو حیرت کی نگاہ سے نہ دیکھے۔

حضرات! مین اگر اس مہتم بالشان علمی تحریک کے جزئیات سے بحث کرون تو میری تقریر بہت طویل ہو جائے گی۔ لہذا مین صرف اس اجمال پر اکتفا کرتا ہون کہ ہر ملک مین اُس کی خصوصیت کے لحاظ سے مسلمانون نے علمی ترقی کے اسباب فراہم کیے۔ ایران مین علاوہ منقولات کے معقولات کو بھی ترقی دی۔ مصر و شام مین فقہ حدیث اسماء الرجال کو فروغ ہوا۔ اسپین مین ادب و شاعری اور تاریخ کا فن کمال کو پہونچ گیا۔ ہندوستان مین ریاضی۔ فلسفہ و طب کو فروغ ہوا۔ بالفاظ دیگر مسلمانون نے (۷۰۰) برس تک تمام اقطاع عالم مین علم کا چراغ روشن رکھا اور عہد قدیم سے علوم و فنون کو لے کر اُن مین قابل قدر اضافہ کر کے بحفاظت تمام عہد جدید کے سپرد کیا جس سے غیر اقوام کو موجودہ تہذیب کی بنیاد ڈالنے مین معقول مدد ملی۔

صاحبو! جب تک علم و انصاف دنیا مین قائم ہے مشرق

مغرب تمدن عرب کے اُن گران قدر اور ناقابل فراموش احسانات سے کبھی سبک دوش نہین ہو سکتے۔

حضرات! ہمارے اس بیان سے آپ لوگون نے اندازہ فرما لیا ہوگا کہ دنیا کی علمی ترقی مسلمانون کی تصانیف و تراجم کی کس درجہ ممنون احسان ہے۔ اور اُن تراجم کی بدولت خود مسلمانون کی علم زباندانی مین کس قدر وسعت ہوئی۔

حضرات! موجودہ حالت کو پیش نظر رکھتے ہوے ضرورت اس امر کی متقاضی ہے کہ نہایت حریص اور طامع بن کر مثل اُن اقوام کے جنھون نے دیکھتے دیکھتے اپنی زبان کو علمی زبان کی حد تک پھونچا دیا ہے غیر زبانون سے مصالح اکٹھا کر کے اپنی زبان کی ترقی مین صرف کیا جائے اور جہان تک جلد ممکن ہو موجودہ ضروریات کے مطابق بنائی جائے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر سلسلہ تراجم جاری رکھا گیا تو کچھ ہی دنون مین اُردو زبان بھی دنیا کی وسیع زبانون مین شمار کی جائے گی۔ مین صرف تراجم ہی پر زور نہ دون گا بلکہ اس پیاری زبان کی حمایت مین

آپ حضرات سے یہ بھی عرض کرون گا کہ اُردو زبان جبلّی طور سے دنیا کی عالم گیر زبانون مین ایک ممتاز زبان بننے کی قابلیت رکھتی ہے اور اگر آپ صاحبان ہمت کرین تو آج بھی اُس کے قالب مین تازہ روح پھونکی جا سکتی ہے۔

حضرات ! ہر قوم اپنا ایک مخصوص ماضی رکھتی ہے ایک مخصوص تاریخ ایک مخصوص روایاتِ قومی کا ذخیرہ رکھتی ہے۔ اور مخصوص حالات اور تجربات کی بنا پر اپنے ارتقا کی موجودہ منزل پر پہونچی ہے اور ہر ملک کا ایک اصلی اور صحیح کیریکٹر ہوا کرتا ہے جس کا خاص تعلق اُس ملک کی زبان سے ہوتا ہے۔ اور جس کا ضائع ہو جانا گویا قوم کا فنا ہونا ہے۔

یاد رکھیے ! اُردو زبان ہرگز احسان فراموش نہین ہے آپ کی خدمات کے صلے مین یہ پیاری زبان نہ صرف آپ کے اصلی اور صحیح کیریکٹر کو برقرار رکھے گی۔ بلکہ آپ کو اتحادی ترقی کے اُس انتہائی زینے پر پہونچائیگی جو آپ کے گذشتہ اور موجودہ لیڈرانِ قوم اور محبانِ وطن کا نصب العین رہا ہے اور رہے فقط

گھوشال

از بھوپال ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء ناظم کتب خانہ جات ریاست بھوپال

مطبوعات انجمن ترقی اردو

دور قدیم کی کتابین

فلسفۂ تعلیم ہربرٹ اسپنسر سے متعلق یورپ امریکہ کے ارباب علم کا فیصلہ یہ تھا کہ ارسطو کے بعد اس پایہ کا دوسرا شخص پیدا نہیں ہوا یہ آپ کی لاجواب کتاب کا نہایت اعلیٰ درجہ کا ترجمہ ہے جسکے مطالعہ سے مسئلہ تعلیم پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے اور بڑی حد تک اس منزل مین راہ نمائی ہوتی ہے قیمت عہ

القمر مین جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے چاند کی حقیقت و ماہیت پر علم ہیئت و ریاضی کی رو سے بحث کی گئی ہے۔ جدید معلومات کے لحاظ سے یہ کتاب نہایت قابل قدر ہے۔ قیمت ۸/

القول الاظہر ترجمہ فوز الاصغر لابن مسکویہ اس کتاب مین تین اہمات مسائل بیان کئے گئے ہین پہلا صانع عالم کا ثبوت نہایت فلسفیانہ دلائل سے دوسرا مسئلہ نفس اور انکے ادراکات کے بیان مین، اور تیسرا اثبات نبوت مین ہے اس مین مسئلہ ارتقا جو ڈاروِن کی تھیوری کہی جاتی ہے موجود ہے۔ قابل دید اور نہایت دلچسپ کتاب ہے قیمت ۱۲/

رہنمایان ہند جس مین بتایا گیا ہے کہ ہندوؤں کا اصل مذہب کیا ہے اور اس زمانہ مین کیا کیا تبدیلیاں ہوئی ہین۔ اس کے بعد سری کرشن جی۔ سدھارتھ۔ گوتم بدھ کی جامع و مقدس سوانحعمری و فلسفہ آموز تعلیمات و دیگر رہنمایان مثل شنکر اچارج۔ رامانج۔ رامانند۔ گورکھ ناتھ! ور کبیر کے مختصر تذکرات و تلقینات اور رامانند کے سر آوردہ مرید شعرا باکمال با واجی سور داس، تلسی داس اور جے دیو کے حالات نہایت خوبی کے ساتھ درج کئے گئے ہین قیمت عہ

نپولین اعظم قیصر ولیم جو یورپ کی موجودہ مصیبتوں کا بانی سمجھا جاتا ہے اسی نامور فاتح اور شہنشاہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہا ہے جسکی مکمل سوانحعمری یہ کتاب ہے اس انسان کے حیرت انگیز کمالات اور قابلیتوں کا کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا ہے قیمت جلد اول عہ جلد دوم ۱۲ جلد سوم عہ جلد چہارم عہ جلد پنجم عہ

امرائے ہنود - اس کتاب مین عہد مغلیہ کے ہنود وزرا، اکابر و مشاہیر عہدہ داران امرا کے مفصل حالات ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے عہد حکومت مین ہندوؤں کے ساتھ کیسی مساوات برتی جاتی تھی۔ قیمت عہ

تاریخ تمدن یعنی سر ہنری طامس بکل کی مشہور تصنیف ہسٹری آف سویلیزیشن کا اردو ترجمہ۔ فلسفۂ تاریخ کی یہ بہترین کتاب ہے جس مین تاریخ کے اصول اسی طرح مرتب کیے گئے ہین جیسے کہ طبیعات کے اصول مرتب کئے جا چکے ہین قیمت عہ

ملنے کا پتہ۔ دار الاشاعت انجمن ترقی اردو چوک لکھنؤ

دورِ جدید کی کتابیں

مبادی سائنس (مولفہ مولوی مشوق حسین خان بی اے)
اس میں حیوانات، نباتات، حجریات، معدنیات کے تمام ابتدائی
مسائل نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں آخر میں
تمام علمی اصطلاحات کی مکمل فرہنگ دی گئی ہے... قیمت مجلد ۱۲

فلسفۂ جذبات (مصنفہ مسٹر عبدالماجد بی اے)
علم النفس کی کوئی کتاب اردو کیا معنی فارسی تک
میں نہ تھی - حالانکہ معیشت کامل کے جتنے عناصر ہیں
سب کیلئے اس علم کی تحصیل لازمی ہے نیز راز ہستی کے
انکشافات میں سب سے زیادہ اسی علم سے مدد ملتی ہے
یہ کتاب علم النفس کے شعبۂ جذبات سے متعلق ہے - قیمت عمر

فلسفۂ اجتماع مصنف فلسفۂ جذبات نے علم النفس کی
یہ دوسری کتاب لکھی ہے اور کیفیات و حسیات کی تشریح
کی گئی ہے جو مجامع اور ان کے اثرات سے پیدا ہوتے ہیں - قیمت عمر

مقدمات الطبیعات مولفہ مرزا مہدی خان کوکب ایم
آر، ایس ایم - ایم، آر، اے، ایس، آئی ایف،
جی، ایس اُردو میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں پوری
تفصیل کے ساتھ علم طبیعات کے مسائل کی
تشریح کی گئی ہے - آخر میں اس علم کی اصطلاحات
و فرہنگ اضافہ کر دی گئی ہے بہت سی علمی اصطلاحات
مولف نے خاص اس کتاب کے لئے وضع
کی ہیں .... قیمت عمہ

طبقات الارض - مرزا مہدی خان صاحب نے
جو سائنس کے عالم متبحر ہیں اور جو خاص اسی کی تکمیل
کے لئے ولایت بھیجے گئے تھے - انجمن ترقی اُردو
کے واسطے سائنس کے تمام ضروری شعبوں پر
کتابیں لکھنے کا وعدہ کیا ہے - چنانچہ مقدمات الطبیعات
کے بعد آپ نے دوسری کتاب طبقات الارض
پر اسی شرح و بسط کے ساتھ لکھی ہے اور اسکی
اصطلاحات علمیہ کو بھی مرتب کر کے بصورت
فرہنگ شائع کیا ہے .... قیمت عہ

البیرونی - مصنفہ مسٹر سید حسن برنی بی اے
اس میں علامۂ ابوریحان بیرونی کے سوانحی
حالات ہیں اور ان کی مشہور و معروف تصنیف
کتاب الہند پر تفصیل کے ساتھ تبصرہ
کیا گیا ہے .... قیمت عہ

مشاہیر یونان و روما - یعنی حکیم پلوٹارک
یونانی کی کتاب "پیرے ریلل لائیوز" کا جو
دنیا کی اعلیٰ ترین کتاب ہے ترجمہ حصہ اول
یورپ میں اس کتاب کی یہ عظمت ہے
کہ بڑے بڑے فلسفی - شاعر اور مدبرین

ملنے کا پتہ :- مہتمم دار الاشاعت انجمن ترقی اُردو چوک لکھنؤ

سلطنت اوس سے استفادہ کرنے پر فخر کرتے ہین۔ انگریزی مین جب اس کتاب کا ترجمہ ہوا تو مصنف کو اس کے صلہ مین سر کا خطاب عطا ہوا۔ فی الحقیقت یہ منجملہ اُن چند کتابون کے ہے جس کی وجہ سے دنیا مغرب آج اس ترقی و عروج پر پہونچی ہے۔ اس مین حب وطن، کامل ایثار، بے نفسی و جان نثاری و اولوالعزمی کی ایسی زندہ اور سچی تصویرین کھائی دیتی ہین کہ انسان، انکو پڑھکر بیخود ہو جاتا ہے اور اس کا دل بے اختیار سچے جذبات سے اُبلنے لگتا ہے اور خواہ کیسا ہی آدمی ہو ممکن نہین کہ اسکے پڑھنے کے بعد وہ متاثر نہو۔ دنیا مین سیکڑون آدمی ایسے گزرے ہین کہ اس کتاب نے انپر جادو کا سا اثر کیا ہی اور اس کی بدولت انھین حیات جاودانی ملی ہے۔ لائق مترجم سید ہاشمی صاحب فرید آبادی نے شروع مین ایک تاریخی مقدمہ بھی اضافہ کیا ہے جو گویا یونان و روم کی قدیم تاریخ کا خلاصہ ہی۔ قیمت ۱۲/

دریائے لطافت ۔ یہ سید انشاء اللہ خان کی مشہور کتاب ہے۔ جو اُردو زبان کے متعلق نہایت بیش قیمت معلومات کا خزانہ ہے انجمن ترقی اردو نے اس کا جدید ایڈیشن طبع کرایا ہے
قیمت ۱۲/

علم المعیشت ۔ مولفہ پروفیسر سید الیاس برنی ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اقتصادیات کی یہ ایسی جامع اور مبسوط کتاب ہے کہ اس کی اشاعت کے بعد ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی لاجواب کتاب علم الاقتصاد کے دوسرے ایڈیشن کا قصد ملتوی کر دیا۔ جو لوگ انگریزی نہ جانتے ہون وُہ اس ایک کتاب کے ذریعہ سے اقتصادیات کے تمام اصناف پر حاوی ہو سکتے ہین۔ بڑی خوبی یہ ہی کہ ہندوستان کے مقامی خصوصیات اور ضروریات کو پیش نظر رکھکر لائق مولف نے جگہ جگہ اپنے ناظرین کو ان اہم مسائل کے حل پر توجہ دلائی ہی۔ قیمت ۸/

اُردو کا نیا قاعدہ ۔ انجمن نے پرانے تمام قاعدون کی خرابیون کو اس مین دفع کر دیا ہی اور بچونکی ذہنی ترقی پر جو مضر اثر ناقص ابتدائی کتب سے پڑتا ہی ہندوستانی بچون کو اوس سے بچانیکی کوشش کی ہے ..... قیمت ۲/

کلید قاعدہ ۔ انجمن کے قاعدہ کی خصوصیات اور یہ کہ کس طریقہ پر استاد بچون کو پڑھائین اس کے متعلق ضروری ہدائیتن اس مین درج ہین۔ قیمت ۴/

نوٹ ۔ سب کتابون کا محصول ذمہ خریدار ہوگا۔ جو صاحب مجلد کتابین لینے کی خواہان ہون وہ ہدایت فرمادین مناسب قیمت پر خوشنما انگریزی وضع کی جلدین بنوا دی جائین گی۔

ملنے کا پتہ:۔ مہتمم دار الاشاعت انجمن ترقی اُردو چوک لکھنؤ